کیا وہ قطعی وعدہ غلط نہ ہوا؟

یہ تو ہے آپ کے مسیح موعود کی تحریر پر اعتراض۔ مگر ہم بتاتے ہیں کہ وعدہ الٰہی غلط نہیں ہوا، خیریت سے مرزا صاحب کا فہم غلط ہے۔ قرآن مجید میں جتنے عذابوں کے وعدے آئے ہیں سب کفر اور بداعمالی پر آئے ہیں۔ جب کفر اُٹھ گیا تو عذاب بھی اُٹھ گیا چنانچہ ارشاد ہے۔

فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ آمَنَتْ فَنَفَعَهَا إِيمَانُهَا إِلَّا قَوْمَ يُونُسَ لَمَّا آمَنُوا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا (پ ۱۱ ع ۱۵)

"یعنی کوئی قوم بھی ایسی نہ ہوئی جو آخری وقت ایمان لائی ہو اور اس کا ایمان اس کو مفید ہوا ہو۔ ہاں حضرت یونس کی قوم بیشک ایسی ہوئی کہ جب وہ اخیر وقت ایمان لے آئے تو ہم (خدا) نے ان سے عذاب دور کر دیا۔ یعنی ان کو عذاب میں نہ پھنسایا۔"

بس اس کے سوا کوئی آیت ایسی نہیں جس سے وہ بات ثابت ہو جو مرزا صاحب نے تحریر کی ہے۔ دونوں گروہوں میں جس کو معلوم ہو وہ بتادے۔

قادیانی نبی کی غلط بیانیاں

(از سید محمد حسن شاہ صاحب ۔ مالاکنڈ)

اخبار "الفضل" مورخہ ۲۱۔ اگست ۳۲ء کے صفحہ ۹ پر جو مضمون عبدالغفور صاحب مہتمم تبلیغ حلقہ راولپنڈی کی طرف سے شائع کیا گیا ہے اس میں گو احمدیت کی لاہوری شاخ کو مخاطب کیا گیا ہے۔ تاہم اس میں چند ایک امور ایسے ہیں جن کی صداقت ہمارے دل میں بھی کھٹکتی ہے۔ اسلئے امید ہے کہ قادیانی مسیح کے حواری اس طرف متوجہ ہو کر اپنی نمک حلالی کا ثبوت دینگے۔

قبل اس کے کہ میں اپنے اعتراض پیش کروں، یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ پہلے بھی میں نے محض تحقیق حق کی نیت سے چند اعتراضات خلیفہ قادیان کی خدمت میں بھیجے تھے۔ مگر کئی مہینوں کی انتظار کے بعد پرائیویٹ سکرٹری کی معرفت نہایت مایوس کن جواب ملا۔ اور نفس اعتراض سے عمداً پہلوتہی کی گئی۔ جس سے صاف معلوم ہوتا تھا کہ خلیفہ جی کی بیخودی بے سبب نہیں بلکہ کسی راز کی پردہ داری مقصود ہے۔ (اس مضمون میں مرزا جی کے نکاح آسمانی کا ذکر تھا۔ سو اب بھی اگر کسی مرزائی کے دل میں ولولہ مریدی موجزن ہو تو شوق سے مقابلہ پر آوے)۔

بنابریں اب میں اپنے اعتراضات "مرقع قادیانی" کے ذریعہ پیش کرتا ہوں۔ تاکہ قادیانی لنگر کے ہر نمک خوار کو جواب دینے کا حق حاصل ہو جائے۔

پہلا اعتراض مندرجہ بالا مضمون کے صٓ کالم ۳ میں مرزا غلام احمد صاحب کے کشف لکھے گئے ہیں۔ جن میں ان کو بتایا گیا کہ تین شہروں (مکہ۔ مدینہ اور قادیان) کے نام قرآن شریف میں اعزاز کے ساتھ درج کئے گئے ہیں۔ اگر یہ کشف خدائے تعالےٰ کی طرف سے ہیں، تو جو کچھ ان میں بیان کیا گیا ہے وہ ضرور صحیح ہونا چاہیئے یعنی یہ کہ مکہ۔ مدینہ اور قادیان کے نام قرآن شریف میں اعزاز کے ساتھ بیان کئے گئے ہوں۔ مکہ اور مدینہ کا ذکر تو قرآن شریف میں صریح طور پر ہوا ہے۔ یا جس جگہ کنایۃً ذکر کیا گیا ہے وہاں مفسّروں نے بالاتفاق لکھا ہے کہ مراد اس جگہ مکہ اور مدینہ سے ہے۔ مگر قادیان کا نام ہمیں کہیں دکھائی نہیں دیا۔ لہٰذا آپ مہربانی کر کے قرآن شریف کی وہ آیات لکھیں جس میں قادیان کا ذکر اعزاز کے ساتھ درج ہو۔ اور اگر صریح الفاظ میں قادیان کا ذکر نہ ہو تو مفسرین کی تفاسیر کا حوالہ دیا جائے کہ اُنہوں نے آپ کی بیان کردہ آیت سے "قادیان" مراد لی ہو۔ جواب مرزا صاحب کی تصریحات کے دخل سے بالکل پاک ہونا چاہئے۔ کیونکہ مدعی کا قول اس کے اپنے دعوے کے ثبوت میں قابل اعتبار نہیں سمجھا جاتا۔ اگر آپ ایسی کوئی آیت پیش نہ کر سکیں، تو کیا ہم یہ سمجھ لینے میں حق بجانب ہونگے کہ مرزا صاحب کے مندرجہ بالا کشف خدائے تعالےٰ

کی طرف سے نہ تھے۔ اور یہ محض خلق خدا کو دھوکہ دینے اور مریدوں کو جال میں پھنسائے رکھنے کیلئے وضع کئے گئے تھے۔

دوسرا اعتراض آیت کریمہ "سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَی الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ" میں جس مسجد اقصےٰ کا ذکر ہے، اس سے مراد آپ نے قادیان کی وہ مسجد لی ہے جو کہ چند دن ہوئے آپ نے تعمیر کی اور نام اس کا "مسجد اقصےٰ" رکھا۔ یعنی آپ کی یہ مسجد نزول قرآن شریف کے وقت یقیناً موجود نہ تھی۔ تو کیا اللہ تعالےٰ اپنے پاک حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد حرام سے ایک ایسی جگہ لے گیا جس کا نام و نشان بھی اسوقت موجود نہ تھا۔ اور جبکہ اصل مسجد اقصےٰ اسوقت بھی دنیا کے صفحہ پر موجود تھی۔ تو آپ کے پاس کونسی قرآنی آیت اور کونسی نبوی حدیث ہے جس کا یہ مطلب ہو کہ اس آیت میں جس مسجد اقصےٰ کا ذکر ہے وہ قادیان میں آج سے تیرہ سو سال بعد بنائی جائیگی۔ نیز کیا آپ کوئی ثبوت پیش کرسکتے ہیں کہ خدائے تعالےٰ نے کسی مقام یا کسی جگہ کا نام لیکر ان کے متعلق بیان فرمایا ہو کہ فلاں مقام یا فلاں جگہ میں فلاں واقعہ پیش آیا اور وہ مقامات اسوقت سے صدیوں بعد تعمیر کئے گئے ہوں۔ اور نزول آیت کے وقت ان کا نام و نشان تک موجود نہ ہو۔ اگر آپ ایسا کوئی ثبوت بجز مرزا صاحب کے بیان کے پیش نہ کرسکیں تو کیا اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ کے پیغمبر نے خدا تعالےٰ کے منشاء کے خلاف اس کے پاک کلام کی تبلیغ کی۔

تیسرا اعتراض "الفضل" کے مضمون زیر بحث کے صلہ کا لب لباب یہ ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں طاعون شدید اور زلازل وغیرہ آئینگے اور قادیان ان سے محفوظ رہیگا۔ نیز "الفضل" نے مرزا صاحب کا جو قول کالم ۲ کے وسط میں درج کیا ہے اس کی عبارت یوں ہے۔

"وہ قادر خدا قادیان طاعون کی تباہی سے محفوظ رکھیگا تا تم سمجھو کہ قادیان اسلئے محفوظ رکھی گئی ہے کہ خدا کا رسول اور اس کا فرستادہ قادیان میں تھا۔"

واقعی ہم بھی مانتے ہیں کہ اس واقعہ میں بڑی زبردست دلیل ہے۔ مگر آیئے تحقیقات کریں کہ آیا قادیان طاعون سے محفوظ رہی اور آپ کے نبی کا زور دار دعوے سچا ثابت ہوا؟

آپ کو غالباً معلوم ہوگا کہ اخبار "البدر" مورخہ ۱۹۔ دسمبر ۱۹۰۲ء میں مرزا صاحب کا ایک اعلان بایں الفاظ شائع ہوا تھا کہ

"چونکہ آجکل مرض طاعون ہر جگہ زور پر ہے اس لئے اگرچہ قادیان میں **نسبتاً** آرام ہے لیکن مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بر رعائت اسباب بڑا مجمع ہونے سے پرہیز کیا جائے۔"

آپ غور کریں کہ مرزا صاحب کس دبی زبان سے قادیان میں طاعون ہونے کا اقرار کرتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ "نسبتاً آرام ہے"۔ یعنی گو قادیان میں بھی طاعون ہے مگر دوسرے شہروں کی نسبت کم ہے۔ اگر آپ کے نزدیک مرزا صاحب کا یہ بیان قادیان کی طاعون کے اظہار کیلئے کافی نہ ہو تو اور سنئے! مرزا جی حقیقۃ الوحی کے ص ۸۴ پر لکھتے ہیں۔

"طاعون کے دنوں میں جبکہ **قادیان میں طاعون زور پر تھا** میرا لڑکا شریف احمد بیمار ہوا۔"

جناب من! اگر آپ بیجا ضد کو ترک کردیں تو یہ ایسا صاف اقرار ہے کہ اس کے مقابلہ میں کوئی دلیل کام نہیں آسکتی۔ ہاں اگر آپ یہ کہیں کہ قادیان میں طاعون شدید اور فنا کرنے والا نہیں ہوا۔ تو ہم کہتے ہیں کہ کیا دوسرے شہر مثلاً لاہور۔ امرتسر وغیرہ فنا ہوگئے؟ کیا وہ ابتک طاعون کے ہاتھوں غیر آباد ہیں؟ نیز اس کا کیا مطلب ہے جو کہ اخبار البدر نے اپنی اشاعت مورخہ ۱۷۔ دسمبر ۱۹۰۴ء میں شائع کیا تھا کہ "قادیان میں طاعون نے صفائی شروع کردی ہے"۔

صاحب! ہم آپ کی خاطر یہ بھی مان لیتے ہیں کہ قادیان میں گو طاعون ہوا مگر فنا کرنے والا نہیں ہوا۔ لیکن اس بات کا کیا علاج کہ قادیان میں معمولی طاعون کا ہونا بھی مرزا صاحب کو مسیحیت اور مہدویت کے درجے سے گرادیتا ہے۔ غور سے سنئے

کہ ایک مضمون اخبار البدر مورخہ ۱۵- اپریل ۱۹۰۲ء میں مرزا صاحب کی زندگی میں ان کی نظر سے گذر کر شائع ہوا تھا۔ اس کے چند فقرے ذیل میں درج ہیں۔

"حضرت ممدوح لکھا ہے اور بار بار فرماتے ہیں کہ جہاں ایک بھی راستباز ہوگا اس جگہ کو خدائے تعالےٰ اس غضب سے بچا لیگا × × تم لوگ بھی ملکر ایسی پیشگوئی کرو جس سے قادیان کے پیغمبر کا دعوے باطل ہو جائے اور اس کی دو ہی صورتیں ہیں یا یہ کہ لاہور اور امرتسر طاعون کے حملہ سے محفوظ رہیں، یا یہ کہ قادیان طاعون میں مبتلا ہو جائے × × × × خدا نے اس اکیلے صادق کی طفیل قادیان کو جس میں اقسام اقسام کے لوگ تھے اپنی خاص حفاظت میں لے لیا۔"

اب فرمائیے جب ایک راستباز کی موجودگی بھی کسی شہر کو طاعون سے بچا سکتی تھی تو قادیان میں جہاں آپ کا پیغمبر موجود تھا، طاعون کا نام و نشان نہ ہونا چاہیے تھا۔ اور یہی اعلان کیا گیا۔ لیکن اخبار البدر کے الفاظ میں "طاعون نے قادیان میں صفائی شروع کردی"۔ ان حالات کے ماتحت کون عقلمند کہہ سکتا ہے کہ "قادیان کو اللہ تعالےٰ نے اپنی خاص حفاظت میں لے لیا"۔ پس مرزا صاحب نے جو یہ لکھا ہے کہ اس آیت قرآنی میں (وان من قریۃ الا نحن مھلکوھا قبل یوم القیامۃ او معذبوھا عذابا شدیدا) قادیان مھلکوھا کی تحدید سے مستثنیٰ ہے' یہ واقعات کی رو سے درست نہیں۔ مگر چونکہ قول خداوندی غلط نہیں ہوسکتا اس لئے ثابت ہوا کہ مرزا صاحب نے جو معنے اس کے بتائے ہیں وہ سراسر غلط ہیں۔

اخبار البدر کے اقتباس سے جو اوپر نقل کیا گیا ہے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ آپ کے نبی کی تکذیب دو طرح سے ہوسکتی ہے۔ یا تو لاہور اور امرتسر طاعون کے حملہ سے محفوظ رہیں، یا یہ کہ قادیان طاعون میں مبتلا ہو جائے۔ لاہور اور امرتسر تو محفوظ نہ رہے مگر قادیان طاعون میں مبتلا ہوا اور ضرور ہوا۔ چنانچہ مارچ اور اپریل ۱۹۰۴ء کے دو مہینوں میں ۳۱۴ آدمی قادیان میں طاعون سے مرے۔ اب